

طلاق دینے والے خاوند سے اتفاق کیا کہ وہ اپنے
خاوند سے طلاق لینے کے بعد اس کے پاس واپس آ
جائیں گی

اتفقت مع طليقتها على العودة إليه بعد طلاقها من زوجها

[أردو - اردو - urdu]

شيخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال و جواب ویب سائٹ
تنسيق: اسلام ہاؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com



طلاق دینے والے خاوند سے اتفاق کیا کہ وہ اپنے خاوند سے طلاق لینے کے بعد اس کے پاس واپس آجانیگی

ایسی بیوی کے حقوق کیا ہیں جس کے اپنے پہلے خاوند سے تعلقات ثابت ہو جائیں جس نے اسے طلاق دے دی تھی اور اس نے نئے خاوند سے طلاق لے کر پہلے خاوند کے پاس جانے کا اتفاق بھی کر لیا ہو ؟

الحمد لله:

یہ صرف گمان اور خیال نہ ہو بلکہ ایسا ثابت ہو جائے تو اس کے خاوند کے لیے اپنی بیوی پر سختی کرنے میں کوئی حرج نہیں تا کہ وہ اس سے خلع لینے کے لیے فدیہ دینے پر آمادہ ہو جائے اور اس کا ادا کردہ مہر اور شادی کے اخراجات واپس کرے اور اسی طرح باقی حقوق یعنی باقی ماندہ مہر بھی چھوڑے اور پھر خاوند اسے طلاق دے۔

الله سبحانه و تعالیٰ کا فرمان ہے:

{ اور انہیں اس لیے روک کر نہ رکھو کہ جو تم نے دے رکھا ہے اس میں سے کچھ لے لو، ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کوئی کھلی برائی اور بے حیائی کریں { النساء (۱۹) }۔

سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور جب وہ واضح بے حیائی کا کام کریں مثلاً زنا اور فحش کلام، اور اپنے خاوند کو اذیت دینا، کیونکہ اس حالت میں خاوند کے لیے جائز ہے کہ وہ اس کے اس عمل کی پاداش میں بطور سزا اسے روک کر رکھے تا کہ وہ عورت اسے فدیہ دے کر چھٹکارا حاصل کرے، لیکن یہ روکنا عدل کے ساتھ ہو " انتہی

دیکھیں: تفسیر السعدی (۷۲)۔



اور ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

{ اور انہیں اس لیے روک کر نہ رکھو کہ جو تم نے دے رکھا ہے اس میں سے کچھ لے لو }

یعنی: تم ان پر معاشرت میں تنگی مت کرو تا کہ وہ آپ کو سارا یا کچھ مہر واپس کر دے، یا آپ پر جو اس کے حقوق ہیں ان میں سے کچھ چھوڑ دے، یا ناراض ہو کر کچھ چھوڑ دے۔

اور فرمان باری تعالیٰ:

{ ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کوئی کھلی برائی اور بے حیائی کریں }

ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ کہتے ہیں: اس سے مراد زنا ہے، یعنی اگر وہ زنا کرے تو آپ کے لیے اس سے مہر واپس لینا جائز ہے، اور اس کو تنگ کرنا حتیٰ کہ وہ تم سے خلع لے لے۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ بھی کہنا ہے:

" واضح بے حیائی سے مراد نافرمانی اور بات نہ ماننا ہے "

اور ابن جریر رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے کہ یہ اس سے بھی عام ہے جس میں زنا اور نافرمانی، اور بات نہ ماننا اور زبان درازی کرنا وغیرہ سب شامل ہیں۔

یعنی ان سب اسباب کی بنا پر اس کو تنگ کرنا جائز ہے حتیٰ کہ وہ اپنے سارے حقوق یا کچھ حقوق چھوڑ دے، اور خاوند اسے چھوڑ دے، اور یہ قول اچھا ہے، اللہ اعلم" انتہی مختصراً۔

دیکھیں: تفسیر القرآن العظیم ابن کثیر (۱ / ۶۰۸)۔



آپ کے لیے اس میں کوئی حرج نہیں کہ اس سے سارا مہر واپس لیں یا اس سے زیادہ یا کم؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا عمومی فرمان ہے:

اور تمہارے لیے حلال نہیں کہ تم نے انہیں جو کچھ دیا ہے اس میں سے کچھ بھی لو، ہاں یہ اور بات ہے کہ دونوں کو اللہ کی حدود قائم نہ رکھ سکے کا خوف ہو، اس لیے اگر تمہیں ڈر ہو کہ یہ دونوں اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکیں گے تو عورت ربائی پانے کے لیے کچھ دے ڈالے البقرة (۲۲۹) .

تو یہاں فرمان باری تعالیٰ:

"چنانچہ عورت ربائی پانے کے لیے کچھ دے ڈالے "

یہ خلع پر دلالت کرتا ہے چاہے وہ قلیل یا کثیر چیز پر ہو۔

فقہ اربعہ کے ائمہ کرام ابو حنیفہ مالک شافعی اور احمد رحمہم اللہ کا یہی کہنا ہے۔

دیکھیں: المغنی ابن قدامة (۱۰ / ۲۶۹) .

واللہ اعلم .